مطبوعات

کتاب: پروفیسر عبدالحمید صدیقی
اپنی تحریروں کے آئینہ میں
ناشر: قاضی پبلیکیشنز - ۱۲۱ - ذوالقرنین چیمبرز
گنپت روڈ - لاہور
قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب جب میرے سامنے آئی تو قرآن کے مدرسۂ حکمت کے متعلموں کی یہ مسلمہ حقیقت ذہن میں تازہ ہو گئی کہ ؎

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

سچ ہے جن رفتگانِ ماضیٔ بعید و ماضی قریب کے خیالات اور جذبات اور خدمات ہمارے ساتھ ساتھ ہیں، ہمارے اندر جذب ہیں، جن کی محبتیں ہمارے سینوں میں موجزن ہیں، جن پر ہم فخر کرتے ہیں، جن کے لیے دعائیں مانگتے ہیں، وہ ہمارے قافلۂ زندگی کے ہم رکاب چل رہے ہیں۔ ان کے جسم جو ان کی ہستی کے چھلکے تھے: اتر کر قبروں میں مدفون ہو گئے، مگر ان کی محبتیں، ان کے عقیدے، ان کی تعلیمات، ان کی خدمات، ان کا حسن گفتار و کردار، اور ان کی تحریریں اور تقریریں ہمارے اندر رچی بسی ہیں، ہمارے ساتھ ساتھ ہیں، انہیں کوئی موت جدا نہیں کر سکتی۔

کتاب پڑھتا رہا اور برادر گرامی عبدالحمید صدیقی کو نہ جانے کہاں اور کیسے دیکھتا رہا کہ "وہ چل رہے ہیں، وہ پھر رہے ہیں، وہ آ رہے ہیں، وہ جا رہے ہیں"۔ ابھی حورِ صبح کی ساحرانہ آنکھیں نیم وا ہیں اور نگارِ نور بسترِ افق پر اپنی قیامت آفریں انگڑائی لے نہیں چکا ہے کہ عبدالحمید صدیقی بچوں کو سوتا چھوڑ کر "محاذ" کی طرف روانہ ہو گئے۔ گوجرانوالہ اسٹیشن پہنچے، پھر گاڑی سے لاہور، لاہور اسٹیشن سے پبلک لائبریری، اور پبلک لائبریری میں انہوں نے اپنی بزم لوح و قلم آراستہ کر لی ہے۔ کتابوں کی کاغذی نقابیں اوڑھے قدیم اور جدید دور کے علماء اور اتقیا اور مشرق و مغرب کے مفکرین اور ادیب اور عربی و عجمی مفسرین و محدثین آ کے ہمکلام ہو گئے۔ بیچ میں لاہور کا کوئی محب — کوئی سعیٔ اقامتِ دین کا ساتھی، کوئی ضرورت مند طالب علم کوئی پبلشر، کوئی شاگرد — آ گیا تو صدیقی صاحب چند منٹ کے لیے اپنی محفلِ خاص سے نکل کر بزمِ عام میں آ گئے۔ ملاقاتی چلا گیا تو پھر وہی مشروب ایمان و علم کا دور۔

دن ختم ہوگا۔ یہ درویش منش، مسلم دانش ور لائبریری سے نکلے گا، اسٹیشن پہنچے گا، پھر ریل گاڑی پر گوجرانوالہ پہنچے گا ___ وہاں سے اپنے گاؤں ___ وقت پھر ایسا ہوگا کہ بچے سو چکے ہوں گے۔

اتنی جسمانی مشقت اور صرفِ وقت اور کاوشِ دماغ سے مطلوب اگر دولتِ دُنیا ہوتی تو ایمان و علم کا یہ سپاہی بآسانی کوٹھی کار کا اور سامانِ آسائش کا مالک ہو سکتا تھا مگر اُس نے تو یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ ملک میں اور دُنیا میں سچائی اور نیکی کا وہ راج قائم ہو جس کا نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔

اس کتاب میں ایسے مقالات اور تاثراتی مضامین جمع ہیں جس کے مطالعہ سے آپ عبدالحمید صدیقی کی شخصیت اور اُن کی خدمات کا اندازہ کر سکیں گے۔ اس کے مرتب جناب پروفیسر محمد اکرام صدیقی صاحب (مرحوم کے بھائی) مبارک باد کے مستحق ہیں۔

کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق، ہر لحاظ سے اچھا معیار۔

حق تو یہ تھا کہ نہ صرف اس کتاب کا تعارف اپریل ۱۹۸۰ء کے ترجمان القرآن میں آتا بلکہ اس پیارے انسان اور مخلص دوست کی یاد تازہ کرنے کے لیے قلم و قرطاس کی طرف سے مزید خراج پیش کیا جاتا۔ کیونکہ اپریل ۱۹۸۰ء میں مرحوم کی جسدی زندگی ختم ہوئی۔ مگر میرے، اور رسالے کے حالات کی پیچیدگیاں اس میں مانع رہیں۔ دعا ہے کہ خدا ہمارے اس درویش دانشور بھائی کی خدمات کو قبول کرے۔ اور اُن کی رُوح کو سایۂ رحمت میں شاد رکھے۔ آمین۔

مسئلہ کشمیر اور اس کا حل

مؤلف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مرتبہ: شعبۂ تجزیہ و تصنیف اسلامی جمعیت طلبہ

قیمت: چھ روپے پچاس پیسے

پتہ: ۱۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور

موجودہ مہذب دُنیا کا دعوائے تہذیب اُس وقت تک بے وزن ہے جب تک کرۂ ارضی پر کسی بھی ملک یا علاقے کو کوئی قوت جبر کے شکنجے میں کسے ہوئے ہے اور دُنیا کی بڑی اور چھوٹی قوتیں مل کر بھی کسی انسانی آبادی کو حقِ خود ارادیت نہیں دلا سکتیں۔ اس دَورِ منافقت کا یہ المیہ ہے کہ تہذیب ترقی، خوش حالی، امن، خود ارادیت، انصاف اور امداد جیسے صدہا خوبصورت الفاظ تقریروں، بیانوں اور قراردادوں میں روز بولے جاتے ہیں؛ مگر معنی کے لحاظ سے یہ بالکل کھوکھلے ہوتے ہیں۔ انسانیت کے رنجیدہ مسائل میں جہاں فلسطین اور سامٹیریا اور فلپائن فہرست میں آتے ہیں وہاں ہمارا قریب ترین مسئلہ، مسئلۂ کشمیر ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی قراردادوں میں اعلان

کر چکی ہے کہ بھارت کا ریاست جموں و کشمیر پر قبضہ اس وقت تک ناقابلِ تسلیم ہے جب تک کہ علاقے کے باشندوں سے استصوابِ رائے نہ کرا لیا جائے، مگر اس قرارداد کے الفاظ مدتوں سے معنی کو ترس رہے ہیں۔ بڑی اقوام کو ذرا خیال نہیں آتا کہ اس صورتِ حالات کی ذمہ داری اُن پر آتی ہے اور اُن کو اسے پورا کرنا چاہیے۔

پیشِ نظر چھوٹی سی کتاب میں اسلامی جمعیت طلبہ کے شعبۂ تجزیہ و تصنیف نے مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی ان تمام تحریروں، تقریروں اور بیانوں کو جمع کر دیا ہے جو مغفور کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے متعلق صادر ہوئیں۔ اس مجموعے کی مدد سے مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور اس کی بین الاقوامی اور آئینی حیثیت اور بھارت کی دھاندلی کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز قاری کے سامنے ایسے خطوطِ فکر آجاتے ہیں کہ وہ اس مسئلے کے حل کی تدابیر سوچنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

(بقیہ رسائل و مسائل)

کے بہت بڑے ماہر تھے اسی طرح کے حسابات لگا کر یہ فرمایا تھا کہ ہندوپاکستان کی کسی مسجد کا محراب یا قبلے کا رُخ صحیح نہیں اور ان میں نماز جائز نہیں۔ ان کے اس استدلال کو اس دیار کے تمام علماء نے بالاتفاق غلط قرار دے کر رد کر دیا تھا۔ مساجد عُرفی کی تو کُن موجود ہیں۔ اس طرح کے بودے اور کمزور دلائل کی بنا پر بنی بنائی مساجد اور اللہ کے گھروں کا انہدام سخت ناپسندیدہ ہے۔ دُنیا میں بے شمار مساجد ایسی ہوں گی جو صحابہؓ نے، تابعین نے، تبع تابعین نے اور اولیائے کرام نے تعمیر کرائی ہوں گی۔ کیا ہم ان سب کو گرانا شروع کر دیں گے۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حطیم کا حصہ پہلے بیت اللہ میں شامل تھا اور بیت اللہ کی تعمیر نو میں کسی وجہ سے یہ حصہ شامل ہونے سے رہ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا بلکہ بیت اللہ جس طرح تھا اُسی طرح رہنے دیا۔ مساجد کو گرانا بہت بڑی سنگین جسارت ہے۔ گویا جن اسلاف نے مسجدیں بنائی ہیں اور جو لوگ ان میں نمازیں پڑھتے رہے ہیں، اُن سب نے جرم کیا ہے اور اب اس کی تلافی کا دعوےٰ بزعم خویش کیا جا رہا ہے۔